السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص نماز پڑھتا ہو نہ اللہ تعالی کا ذکر کرتا ہو بلکہ وہ ہر طرح کے ایسے برے عمق کرتا ہو جو اللہ تعال یا وراس کے رسول ﷺ کی ناراضی کا باعث ہو تو کیا ایسے شخص کی غیبت کرنے جائز ہے تاکہ لوگوں کو اس کے بارے میں مطلع یا جاسکے یا اس کی غیبت بھی جائز نہیں ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس طرح کے لوگوں کو ان کے بارے میں بتایا جائے، جن کا اللہ تعالی نے حکم دیا ہے اوران اعمال کی برائی اور خرابی کو بیان کیا جائے، جن سے اللہ تعالی نے منع فرمایا ہے۔ اگر وہ بات مان لے خواہ تھوڑی ہی سہی تو حسب گنجائش اسے سمجھانے اور نصیحت کرنے کا یہ سلسلہ جاری رکھا جائے ورنہ حتی المقدور اس کے ساتھ میل جول سے اجتناب کیا جائے تاکہ انسان برائی سے بچ سکے اور دور رہ سکے اور اگر ضرورت ہو تو اس کے واجبات میں کوتاہی کرنے اور منکرات کے ارتکاب کرنے کو بیان کیا جاسکتا ہے تاکہ لوگوں کو اس کے بارے میں بتایا جاسکے اور لوگ اس کے حالات سے آگاہ ہو کر اس کے شر سے محفوظ رہ سکیں اور اگر اس کے سسرال یا شرکاء یا اسے بطور ملازمت رکھنے والوں میں سے کوئی اس کے بارے میں پوچھے تو پھر اس کے بارے میں بتانا واجب ہوگا اگر کسی شخص کے بارے میں یہ اندیشہ ہو کہ وہ اس جال میں نہ پھنس جائے تو کے شر سے۔ بچانے کےلیے بھی اس کے سامنے اس کو صورت حال کو بیان کرنا واجب ہوگا تاکہ اہل خیر کو اس کے شر سے۔ بچایا جاسکے اور یہ امید رکھی جاسکے کہ یہ لوگوں کے عدم التفات کو دیکھ کر اپنے برے اعمال سے باز آجائے گا لیکن یہ جائز نہیں ہے کہ محض اپنے اور لوگوں کے بلذ ذکےلیے یا مجلسوں میں محض زیب داستان کےلیے اس کی بداعمالیوں اور برے اخلاق وعادات کا ذکر کیا جائے کیونکہ یہ شر پھیلانے کے مترادف ہوگا اور پھر اس سے نفس بے حس ہوجاتے ہیں اوران میں برائی کا احساس ختم یا کمزور ہوجاتا ہے۔ اسی طرح آپ کےلیے یہ بھی جائز نہیں کہ اس کی طرف ایسی برائیوں کو منسوب کیا جائے جو اس نے کی ہی نہیں تاکہ اس کے حال کو زیادہ برا اوراس کی صورت کو زیادہ بھیانک کرکے لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے کیونکہ یہ جھوٹ اور بہتان ہوگا اوراس سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص475

محدث فتویٰ